اداریہ

جدید ٹیکنالوجی

کبھی کبھی میں خود سے ایک سوال کرتا ہوں کہ کیوں آج کل ہم کچھ زیادہ ہی جدید ٹیکنالوجی پر بھروسہ اور انحصار کرنے لگے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ ہم سب جانتے ہیں کہ آج کے موجودہ ترقی پذیر دور میں انٹرنیٹ پر ہر قسم کی جانکاری مکمل طور پر موجود ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیسے ہوگا ہماری جائیداد، بینک اکاؤنٹ، لاکرس وغیرہ وغیرہ کا تحفظ؟ کون بتائے گا ہمیں اس مرض کی تشخیص اور اس کا علاج۔ غرضیکہ انٹرنیٹ نے ہماری زندگی پر مکمل قبضہ کر لیا ہے اور روز بروز اس طرح اس کی پیش قدمی بڑھتی جا رہی ہے۔ ابھی حال ہی میں جو سائبر حملہ ہوا ہے اس نے پوری دنیا کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ آج کے دور میں جب آپ اپنے گھر سے باہر نکلتے ہیں اور اپنے سفر کی شروعات کرتے ہیں تو ہر سمت آپ کو تقریباً 70 فیصد لوگ مختلف قسم کے گجٹ کے ساتھ مشغول دکھائی دیں گے۔ کچھ موبائل فون کے ساتھ، کچھ لیپ ٹاپ کے ساتھ اور کچھ آئی پیڈ کے ساتھ، مطلب ہر ایک انسان جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ جڑا ہوا ہے اور اس کا غلام بن چکا ہے۔ مئی کے مہینے میں سائبر حملہ 'رینسم ویئر' ہوا ہے۔ اس حملہ کی وجہ سے تقریباً 99 ممالک کے کمپیوٹرز کو ہیک کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس حملہ میں فائلز کو کمپیوٹر سے غائب کیا گیا اور پھر بعد میں ان فائلز کو لوٹانے کے لئے پیسے مانگے گئے۔ مائیکروسافٹ ماہرین کا ماننا ہے کہ حملہ بہت طاقتور تھا چونکہ کمپیوٹرز اپ ڈیٹ نہیں تھے، اس لئے یہ ممکن ہو سکا، لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو ڈیٹا چوری کیا گیا اسے واپس لانے میں کتنا وقت درکار ہوگا۔ اس رینسم ویئر کا نام 'وانا کرائی' ہے۔ اسے 'وارام' نامی کمپیوٹر وائرس کے ذریعہ پھیلایا گیا ہے۔ اب آپ ہی بتائیے کہ جدید ٹیکنالوجی پر اتنا بھروسہ اور اعتماد کرنا ٹھیک ہے۔

—— مدیر

سائنس کی دُنیا

(سہ ماہی)

سی.ایس.آئی.آر

اردو ایڈوائزری کمیٹی (مجلس مشاورت)

- ڈاکٹر محمد خالد صدیقی، سابق ڈائریکٹر، جنرل سی سی آر یو ایم، نئی دہلی
- پروفیسر شاکر جمیل، ڈائریکٹر جنرل، سی سی آر یو ایم، نئی دہلی
- ڈاکٹر خواجہ محمد اکرام الدین، ڈائریکٹر، این سی پی یو ایل، نئی دہلی
- ڈاکٹر اے ایم زتشی گلزار دہلوی، سابق مدیر سائنس کی دنیا، نوئیڈا
- ڈاکٹر شاداب احمد خان، ڈائریکٹر سینٹر فار کارڈیولوجی، اے ایم یو علیگڑھ
- ڈاکٹر رویندر کمار، سابق ایڈیٹر 'سائنس کی دنیا' نئی دہلی
- جناب عزیز احمد ہاشمی، سابق پرنسپل ڈی ای ڈی کالج، پربھنی
- ڈائریکٹر نسکیئر ایکس آفشیو ڈاکٹر منوج کمار پٹیریہ

ناظم	:	ڈاکٹر منوج کمار پٹیریا
مدیر	:	ڈاکٹر فردوس احمد میر
آرٹ آفیسر	:	نیرو شرما
ٹیکنیکل اسسٹنٹ	:	ابھینو راج
سیلز اینڈ ڈسٹری بیوشن آفیسر	:	ایل.کے.چوپڑا
سرورق ڈیزائن	:	نیرو ویرشن

سرورق

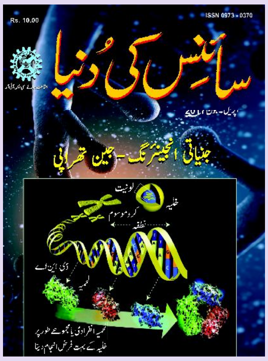

خط و کتابت کا پتہ:

ڈاکٹر فردوس احمد میر: مدیر ''سائنس کی دُنیا''
نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سائنس کمیونی کیشن اینڈ
انفارمیشن ریسورسیز، ڈاکٹر کے.ایس.کرشنن مارگ،
(نزدیک پوسا گیٹ) نئی دہلی-۱۱۰۰۱۲
E-mail:firdoous@niscair.res.in

فون

مدیر	:	25846301/375
ادارہ	:	25848702, 25846301-7/290
فروخت	:	25841647, 25846301/335
ایڈورٹیزمنٹ	:	25843359